سوال

(124) مسجد کے قریب قبر بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل سوال کے متعلق مفصل جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مسجد کے قریب قبر بنانا کیسا ہے؟ یا قبر کے نزدیک مسجد بنانا جائز ہے؟ جب کہ قبر نبوی ﷺ آج کل مسجد کے اندر ہی موجود ہے۔ اردگرد مسجد ہے۔ لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اگر یہ استثناء ہے تو کس دلیل سے؟ (یہاں پر تین قبریں ہیں) (انجینئر محمد بلال کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ) (۱۰ مئی ۱۹۹۶ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسجد کے نزدیک قبر بنانا یا قبر کے نزدیک مسجد تعمیر کرنا دونوں طرح ناجائز ہے۔ کیونکہ اسلام میں مسجد اور قبر کا اجتماع ممنوع ہے۔ حدیث میں ہے:

'اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا' (صحیح البخاری، بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي المَقَابِرِ، رقم: ۴۳۲)

''یعنی گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو انھیں قبریں مت بناؤ۔''

اور دوسری روایت میں ہے:

'الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ، إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ' ۔ سنن ابن ماجہ، بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ، رقم: ۷۴۵، (سنن ابی داؤد، بابٌ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ، رقم: ۴۹۲)

یعنی ''قبرستان اور حمام کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے۔''

اوّل الذکر روایت سے اکثر اہل علم نے استدلال کیا ہے کہ قبرستان محل نماز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث ہذا میں بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي المَقَابِرِ کا ترجمہ قائم کیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جس نے قبرستان میں یا کسی قبر کی جانب رُخ کرکے نماز پڑھی وہ اس کا اعادہ کرے اور جہاں تک مسجد نبوی کا تعلق ہے۔ سو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کی فضیلت خصوصی حیثیت سے ہے۔

چنانچہ ایک روایت میں ہے۔ میری اس مسجد میں نماز کا ثواب دوسری مساجد کے مقابلہ میں ہزار نماز سے زیادہ ہے۔ ماسوائے مسجد الحرام کے کہ وہ اس سے افضل ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، بَابُ فَضْلِ الصَّلاَةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ، رقم : ۱۱۹۰)

اوردوسری روایت میں ہے کہ میرے بیت یعنی حجرہ اورمنبر کے درمیان کا قطعہ جنت کے باغات سے ہے۔ (صحیح البخاری، بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ القَبْرِ وَالمِنْبَرِ، رقم: ۱۱۹۵)

لہٰذا اگر مسجد نبوی میں نماز کی کراہت کا فتویٰ دیا جائے تو اس کی حیثیت دوسری مساجد کے برابر ہو جائے گی۔ اوران فضائل کی نفی لازم آئے گی۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی معروف کتاب ''الجواب الکافی''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:171

محدث فتویٰ